



سوال

(221) قبرستان کی جگہ مسجد تعمیر کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا اس مسجد میں نماز پڑھنا اور امامت کرنا جائز ہے جس کی قبلہ والی دیوار قبرستان سے ملتی ہے۔ اسی طرح جنوب مشرق کی طرف مسجد سے ملحقہ ایک دربار ہے جس میں شرک کیا جاتا ہے۔ اکثر حاضرین مسجد کا عقیدہ شرکیہ ہے نیز مسجد کی قبلہ دیوار میں دو کھڑکیاں ہیں جن کو بوقت ضرورت کھولا جاتا ہے تو سامنے قبریں نظر آتی ہیں۔ (ناظم دفتر جامعہ اشاعت الاسلام، عارف والا)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

1- صحیح مسلم میں حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قبروں کی طرف نماز نہ پڑھو نہ ان پر بیٹھو۔

(صحیح مسلم، باب النبی عن النجوس علی القبر والصلاة علیہ، رقم: ۹۷۲)

2- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمام زمین مسجد ہے سوائے قبرستان اور حمام کے۔

(سنن ابن ماجہ، باب المواضع التي تُنكر فيها الصلاة، رقم: ۷۳۵، سنن الترمذی، رقم: ۳۱۷)

3- آپ نے فرمایا: کچھ نماز گھروں میں پڑھو اور ان کو قبر میں نہ بناؤ۔

(صحیح مسلم، باب انتیاب صلاة النافیة فی بئیر، وجواز فی المنجد، رقم: ۷۷۷)

4- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری بیماری میں فرمایا: "اللہیہود و نصاریٰ پر لعنت کرے انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجد میں بنا لیا۔"

(صحیح البخاری، باب ما یکرہ من اتخاذ المساجد علی القبور، رقم: ۱۳۳۰)

5- آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے گھروں کو قبر میں نہ بناؤ۔ بے شک شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے جس میں سورہ بقرہ پڑھی جائے۔"



(صحیح مسلم، باب استنجابِ صلاۃ النافلیۃ فی بنیہ، وحواربا فی المنجیہ، رقم: ۷۸۰)

پہلی حدیث میں قبروں کی طرف نماز پڑھنے سے منع فرمایا گیا ہے۔ سوال میں جس مسجد کا ذکر ہے اس کے سامنے چونکہ کھڑکیاں کھلتی ہیں، اس لئے اس میں نماز پڑھنا قطعاً حرام ہے کیونکہ قبروں کا منظر سامنے ہوتا ہے۔ اگر کھڑکیاں بند ہوں تو یہی ٹیک نہیں کیونکہ کھڑکیاں قبروں کی خاطر رکھی گئی ہیں۔ اور اس سے شبہ پڑتا ہے کہ مسجد قبرستان کا حصہ ہے لہذا ایسی مسجد میں نماز درست نہیں۔ چوتھی حدیث میں قبروں کو مسجد میں بنانے پر لعنت کی گئی ہے۔ اور دوسری حدیث میں قبرستان میں نماز سے منع فرمایا ہے۔

پھر اس کے اطراف میں قبروں کا ہونا یہ بھی اس بات کی تائید ہے کہ یہ مسجد قبرستان کا حصہ ہے۔ اگر بالفرض مسجد پہلے ہو اور قبریں پیچھے بنی ہوں تو بھی کچھ خلل آگیا۔ کیونکہ تیسری اور پانچویں حدیث میں گہروں کو قبر میں بنانے سے روکا گیا ہے اور گھر میں قبر کی یہی صورت ہوتی ہے کہ گھر کی حدود اور صحن وغیرہ میں قبر بنا دی جائے، مسجد کے آس پاس قبر میں اس قسم سے معلوم ہوتی ہیں۔ مزید برآں صورت نقشہ سے بھی کراہت کی شکل واضح ہے، اس لئے ایسی مسجد میں نماز پڑھنے اور پڑھانے سے احتراز ضروری ہے۔

المکوب النووی (۱۵۳/۱) میں ہے کہ قبروں پر بنائی گئی مسجد میں نماز پڑھنا مکروہ ہے، چاہے قبر سامنے ہو یا پیچھے یا دو جانب سے کسی ایک جانب میں۔ البتہ اگر قبر سامنے ہو تو شدید ترین کراہت ہے۔ فقہاء شافعیہ نے کہا قبروں پر مسجد میں بنانا اور ان میں نماز پڑھنا کبیرہ گناہ ہے۔ (الزواجر: ۱۲/۱) اور فقہاء مالکیہ نے کہا کہ حرام ہے (تفسیر قرطبی: ۳۸/۱)۔ اور فقہائے حنابلہ نے کہا: ایسی مسجدوں میں نماز پڑھنا حرام بلکہ باطل ہے۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو، زاد المعاد: ۲۲/۳ اور مجموعہ فتاویٰ: ۱۳۱، ۲۷/۱۳۰)

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ حاقظ ثناء اللہ مدنی

کتاب المساجد: صفحہ: 204

محدث فتویٰ